ابو بکر الجصاص اور احکام القرآن

ڈاکٹر محمد اکرم

ہم نے مجلہ فکرونظر کے شمارہ (ستمبر ۔ اکتوبر ۱۹۸۷ء) میں جناب مولانا محمد میاں صدیقی صاحب کے مقالہ ,,ہدایہ اور صاحب ہدایہ،، کے تعارف کے سلسلے میں لکھا تھا کہ ,,ہمارے اسلاف نے جس محنت ، لگن اور تحقیق و تفحص سے علم کی خدمت کی اور خاص طور پر علوم شرعیہ میں جس جز رسی کی انتہا پر قدم رکھا وہ مسلمانوں کی تاریخ کا قابل فخر باب ہے۔ ان کی کتب کمیت و کیفیت دونوں اعتبار سے معرکۃ الاراء ہیں، ہماری بدقسمتی کہ آج ہم ان سے پوری طرح متعارف نہیں ہیں ۔ ہماری خواہش ہے کہ ہم ,,فکرونظر،، کے ہر شمارے کے چند صفحات کسی ایک علمی و تحقیقی کتاب کے تعارف کیلئے وقف کر دیں .... ہم یہ سلسلہ جاری رکھنا چاہتے ہیں ۔ اس لئے اپنے علمی معاونین سے معاونت کے خواستگار ہیں ،، اس گذارش کی طباعت ثانی سے مقصود یاددھانی ہے۔ ہم اهل علم و فضل کے تعاون سے ہی یہ کام سر انجام دے سکیں گے ۔

(مدیر)

الجصاص کے حالات زندگی :

الجصاص چوتھی صدی ہجری میں پیدا ہوئے ۔ (وہ چوتھی ہجری جس میں سیاسی بےقاعدگیاں عروج پر تھیں اور جس میں اختلافات مابین سنی اور شیعہ بہت حد تک وسیع تھے ۔) آپ کا مکمل نام احمد بن علی ابوبکر الرازی الحنفی الشہیر بالجصاص ہے۔

آپ ۳۰۵ھ میں پیدا ھوئے ۔ آپ کو الرازی اس لئے کہا جاتا ہے کہ آپ فارس کے شہر ,,رے،، میں پیدا ھوئے ۔ (۱) بعض علماء نے آپ کی جائے پیدائش بغداد بتائی ہے ۔ (۲) لیکن ھمیں اس نظریہ سے اتفاق نہیں ہے ۔ کیونکہ بے شمار ذرائع سے پتہ چلا ہے کہ الجصاص بغداد میں ۳۲۴ھ میں تشریف لائے ۔ اس بیان کی تائید میں مندرجہ ذیل اقتباسات ملاحظہ ھوں ۔ عمر رضا کہتے ھیں ۔ ,,الجصاص جو کہ حنفی اصولی تھے نوجوانی کے عالم میں بغداد تشریف لائے،، ۔ (۳) اسی طرح خطیب بغدادی کہتے ھیں کہ جصاص بغداد میں اس وقت تشریف لائے جب کہ وہ نوجوان تھے ۔ یہاں آ کر وہ ابوالحسن الکرخی کے حلقہ درس میں شامل ھو گئے ۔ (۴)

لفظ الجصاص کی تشریح کرتے ھوئے علامہ السمعانی رقمطراز ھیں کہ ,,جص کے معنی ھیں چونا کرنا اور جصاص وہ ھوتا ہے ۔ جو چونا کرے یا قلعی کا کام کرے ۔ (۵) یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ بعض آئمہ نے جصاص اور رازی کو دو مختلف شخصیتیں سمجھا ہے ۔ اس پر ابن قطلوبغا نے خبردار کیا ہے کہ جو لوگ جصاص اور رازی کو دو مختلف شخصیات تصور کرتے ھیں وہ غلطی پر ھیں ۔ دراصل وہ ایک ھی شخصیت تھے ۔ (٦)

ابوبکر الجصاص ۳۰۵ھ میں ,,رے،، کے مقام پر پیدا ھوئے ۔ جب آپ بغداد میں پہنچے اس وقت آپ کی عمر ۱۹ سال تھی ۔ یہاں پر آپ نے اپنے استاد ابوالحسن الکرخی سے فقہ کی تعلیم حاصل کی ۔ (۷) اس کے بعد آپ آھوز چلے گئے ۔ جہاں پر کچھ دن گذارنے کے بعد آپ پھر بغداد آ گئے اور دوبارہ ابوالحسن الکرخی کے حلقہ درس میں شامل ھو گئے ۔ (۸) ابوبکر الجصاص قرآن حکیم

اور حدیث پر مکمل عبور رکھتے تھے اور اپنے وقت کے مشہور فقھیه تھے ۔ آپ کی کتاب احکام القرآن اس بات کا بیّن ثبوت ہے که آپ قرآنی علوم پر دسترس رکھتے تھے ۔ جہاں تک علم حدیث کا تعلق ہے وہ آپ نے الحاکم النیشا پوری سے حاصل کیا ۔ (۹) اس سلسله میں آپ نے نیشاپور کا سفر بھی کیا ۔

Spies O کے قول کے مطابق آپ الکرخی کی وفات کے بعد بغداد میں حنفیوں کے گروہ کے سرغنه بن گئے ۔ (۱۰) الجصاص سخت متعصب انسان نہیں تھے ۔ یہی وجه ہے که آپ نے محدثین اور فقہاء کے مابین ثالثی کے فرائض سر انجام دیئے ۔ (۱۱) آپ فقه کے بلند پایه عالم تھے ۔ جس کا ثبوت یه ہے که آپ نے جو کتب تحریر کیں وہ زیادہ تر فقه سے تعلق رکھتی ھیں ۔ (ذیل میں ان کتابوں کا مختصر تعارف درج ہے) ۔ خطیب بغدادی کے قول کے مطابق الجصاص کو دو مرتبه قاضی القضاہ (چیف جسٹس) کا عہدہ پیش کیا گیا ۔ مگر آپ نے انکار کر دیا السمیری کی روایت کے مطابق ابوبکر الابہری کا قول ہے که ,,بغداد کے خلیفه مطیع الله کا سفیر ابوالحسن میرے پاس آیا اور مجھے قاضی بننے کی درخواست کی ۔ میں نے انکار کر دیا اور الجصاص کا نام تجویز کیا ۔ ,,اس دوران میں الجصاص سے بذات خود ملا اور اس عہدہ کے قبول نه کرنے کی ترغیب دلائی ۔ کچھ دن بعد ابوالحسن میرے پاس دوبارہ آئے اور الجصاص کے پاس چلنے کی درخواست کی ۔ میں انھیں الجصاص کے پاس لے گیا ۔ مگر الجصاص مجھے دیکھتے ھی کہنے لگے که آپ نے تو مجھے نصیحت کی تھی که قاضی القضاۃ کا عہدہ قبول نه کروں اور اب آپ بطور سفارش خود آ موجود ھیں ۔ ابوالحسن کو یه بات ناگوار گذری اور ابوبکر الابہری کو کہنے لگے که ,,آپ ایسے آدمی کے بارے کیوں کہتے ھیں ۔ جس کو

آپ خود قاضی بننے سے منع کرتے ھیں ـ » ابوبکر الابھری کہنے لگے ,,اس سلسلہ میں، میں نے امام مالک بن انس کا طریقہ اختیار کیا ہے۔ جنھوں نے مدینہ کے لوگوں کو کہا تھا کہ نافع کو نماز کے لئے امام بنا لیں اور ساتھ ھی نافع کو منع کر دیا کہ آپ لوگوں کے امام نہ بنیں اور جب امام مالک سے اس طرز عمل کے بارے سوال کیا گیا تو انھوں نے کہا ـ ,,نافع کا نیکی میں درجہ بہت بلند ہے اور انھوں نے اگر ایسا کیا تو لوگ حسد کی وجہ سے ان کے دشمن ھو جائیں گے ـ » اسی طرح میں نے الجصاص کو پسند کیا ـ کیونکہ نیکی میں کوئی دوسرا ان کے ھم پلہ نہیں اور انھیں اس لئے منع کیا کہ انھوں نے اللہ تعالی کی مرضی کے آگے سر تسلیم خم کر دیا ہے۔ » (مگر قاضی القضاۃ بننے کے بعد لوگ آپ سے حسد کریں گے اور اس طرح طعن و تشنیع کے ذریعہ ان کو بدنام کرنے کی کوشش کریں گے ـ) (۱۲)

اس قصہ سے مندرجہ ذیل مطالب اخذ کئے جا سکتے ھیں ـ یہ کہ الجصاص ذاتی طور پر سرکاری منصب قبول کرنے کے حق میں نہ تھے۔ دوسرا وہ وقت کے جید امام تھے اور ان کا رعب و دبدبہ اتنا زیادہ تھا کہ خلیفہ وقت کے سفیر بھی بلاواسطہ ملاقات سے کتراتے تھے اور انھیں کسی نہ کسی کا سہارا لینا پڑتا تھا ـ

تصانیف :

ابوبکر الجصاص کی بیشتر تصانیف فقہ کے ارد گرد گھومتی ھیں۔ مؤرخین اور تذکرہ نگاروں نے الجصاص کی کتابوں کی تعداد نو (۹) گنوائی ہے۔ جن کا مختصر تعارف پیش کیا جا رہا ہے۔

(۱) اصول الجصاص (اصول الفقہ) :

اصول الفقہ پر یہ کتاب دو ناموں سے مشہور ہے (۱) اصول الجصاص (۲) الفصول فی الاصول ـ یہ کتاب احکام القرآن کا مقدمہ

ہے احکام القرآن میں جب بھی کسی اصول کے متعلق گفتگو کرنے کا موقع آتا ہے۔ جصاص فوراً اپنی کتاب اصول الفقه کا حواله دیتے ھیں که اس مسئله کو وھاں دیکھا جائے جو اس بات کا صریح ثبوت ہے که اصول الفقه ، احکام القرآن سے قبل ترتیب دیِ گئی ۔ اس کتاب کے تین نسخے (مخطوطے) ھیں۔ایک مخطوطه جامعة الازھر میں ہے۔ دوسرے دو مخطوطے دارالکتب مصر میں ھیں ۔ ایک مخطوطه دو اجزاء پر مشتمل ہے۔ جن کے نمبر ٢٦ اور ١٩١ فقه حنفی ھیں ۔ دوسرے نسخے کا نمبر ٢٢٩ اصول ہے ۔ اس نُسخے کی ایک کاپی پشاور یونیورسٹی میں موجود ہے۔ مؤخرالذکر دونوں مخطوطوں کی مائیکروفلم ناچیز کے پاس بھی موجود ھیں ۔

الجصاص کی کتاب ,,اصول الفقه،، کا حصه اول کویت سے جمیل النشمی نے شائع کیا ہے۔ اس کتاب کے دوسرے حصے کے ابواب الاجتہاد اور قیاس پر ڈاکٹر قاضی سعیدالله نے کام کیا ہے ۔ الجصاص پر پاکستان میں ھونے والا اپنی نوعیت کا یه پہلا اور بہترین کام ہے۔ اس دوسرے حصے کے ,,ابواب النسخ،، پر برطانیه کی یونیورسٹی سینٹ اینڈ ریوز میں تحقیق ھوئی ہے ۔ ان ابواب پر ایک مفصل مقدمه تحریر کیا گیا ہے ، جس میں امام شافعی اور امام الجصاص کے نظریات کا تقابل پیش کیا گیا ہے۔ یه تحقیق ناچیز کے ھاتھوں عمل میں آئی ۔

یہاں یه امر قابل ذکر ہے که الجصاص کی کتاب ,,اصول الفقه،، کا تعارف فروری مارچ ١٩٨٧ء میں امریکه کے مجله ,,J.A.O.S میں شائع ھوا ہے۔ اور اس سے قبل ,,الجصاص کے نظریه علت اور قیاس،، پر ایک مضمون مارچ ١٩٨٢ء میں اسی مجله میں شائع ھو چکا ہے۔

الجصاص کی احکام القرآن کے علاوہ سب سے پہلا کام جصاص پر ستمبر ١٩٧٣ء میں ھوا ۔ نبیل شھابی نے The in fluence of stoic

logic on jassas,, کے عنوان سے ایک آرٹیکل The Cultural Context of Medieral learning میں شائع کیا ۔ یہ مضمون بہت ھی مفید ہے۔

۲ ۔ شرح الجامع الکبیر :

امام محمد بن الحسن الشیبانی نے سیر کے موضوع پر ایک کتاب تحریر کی جس کا نام الجامع الکبیر رکھا ۔ حاجی خلیفہ کے مطابق وہ مصنفین جنھوں نے اس کتاب کی شروح لکھیں ان میں الجصاص کا نام سرفہرست ہے ۔ (۱۳) ابن الندیم کے قول کے مطابق الشیبانی کی الجامع الکبیر پر الجصاص کی شرح ایک عمدہ کتاب ہے (۱۴) بڑے افسوس سے لکھنا پڑتا ہے کہ یہ کتاب ابھی تک منظر عام پر نہیں آ سکی اور مخطوطہ کی شکل میں دارالکتب المصریہ میں موجود ہے۔ اس کی دو جلدیں ھیں ۔ دونوں جلدیں فقہ حنفی کے تحت ۴۵> اور ۴۶> نمبروں کے ساتھ محفوظ ھیں ۔ (۱۵)

۳ ۔ الجامع الصغیر

حاجی خلیفہ نے اس کتاب کو الکشف الظنون میں ,,الجامع الصغیر،، کے تحت درج کیا ہے۔ لیکن تلاش بیسار کے باوجود اس کا پتہ نہ مل سکا ۔ تاھم اس بات میں کوئی شک نہیں کہ یہ کتاب الجصاص کی تصنیف ہے۔ (۱٦)

۴ ۔ شرح المختصر الکرخی :

الکرخی کا شمار آپ کے اساتذہ میں ھوتا ہے۔ اپنے استاد سے محبت کی وجہ سے آپ نے ان کی کتاب کی شرح لکھی ۔ ھماری تحقیق کے مطابق اس کتاب کا نسخہ آج کل موجود نہیں ہے۔

۵ ۔ شرح المختصر الطحاوی :

تمام تذکرہ نگار متفق ھیں کہ الجصاص نے ,,المختصر الطحاوی،، کی شرح لکھی ۔ الحمدللہ یہ کتاب آج بھی مصر کے دارالکتب میں

موجود ہے۔ سیّد فواد جنھوں نے دارالکتب میں موجود مخطوطات کی فہرست مرتب کی ہے۔ اس کتاب کے تحت رقمطراز ھیں کہ یہ کتاب دو جلدوں میں ہے۔ پہلی جلد پر کوئی تاریخ درج نہیں ۔ مگر قرین قیاس ہے کہ یہ پانچویں صدی ھجری کی تحریر ہے۔ البتہ دوسری جلد کے بارے وہ صریحاً لکھتے ھیں کہ یہ ۷۴۸ ھ کی تالیف ہے اور اس کو علامہ الاتقانی نے مکمل کیا (۱۷)۔

۶ ۔ شرح الاسماء الحسنی :

یہ کتاب ھماری تحقیق کے مطابق کہیں بھی موجود نہیں ۔

۷۔ شرح ادب القاضی للخساف: ۔

احکام القرآن اور اصول الفقه کے بعد الجصاص کی یہ سب سے بہترین تصنیف ہے۔ اس کتاب کو ۶۲۹ ھ میں نقل کیا گیا اور اس کا مخطوطہ استنبول کی لائبریری میں جاراللہ ۱۶۸۹ نمبر کے تحت ۲۰۱ صفحات پر مشتمل موجود ہے۔ تاھم یہ خوشی کی بات ہے کہ یہ کتاب چھپ کر ھمارے پاس آ چکی ہے۔ یہ کتاب یقیناً الجصاص کی علمیت کی آئینہ دار ہے۔

۸ ۔ فتاویٰ جصاص : ۔

یہ کتاب جصاص کے فتاوی پر مشتمل ہے مگر ھمارے علم کے مطابق یہ کتاب مفقود ھو چکی ہے۔ تاھم اگر کہیں سے یہ کتاب ھاتھ لگ جائے تو بے شمار مسائل کے حل میں ممد و معاون ثابت ھو گی ۔

۹ ۔ احکام القرآن : ۔

الجصاص کی تمام کتابوں سے قبل یہ کتاب مصر سے ۱۳۴۷ھ/۱۹۲۸ء میں شائع ھوئی ۔ عبدالرحمن نامی شخص اس کتاب کو سب سے قبل متعارف کرانے آئے ۔ پاکستان میں سہیل اکیڈمی لاھور والوں نے بھی اس کتاب کو شائع کیا ۔ تاھم ھماری یہ سوچی

سمجھی رائے ہے کہ اس کتاب کو دوبارہ سے شائع کیا جائے اور اس میں موجود غلطیون کو دور کیا جائے۔

اساتذہ :۔

الجصاص فقه حنفی کے ,,امام،، ابوحنیفه سے بےحد متاثر تھے۔ آپ نے امام ابوحنیفه کا ھر مسئله پر دفاع کیا ہے۔ یہی وجه ہے که بعض اصحاب کے نزدیک آپ مقلد تھے اور مجتہد نه تھے۔ الجصاص کے اساتذہ میں ھمارے سامنے دو نام آتے ھیں۔ ایک ابو سہل زجاج اور دوسرے ابوالحسن الکرخی۔ اول الذکر سے آپ نے بہت کم مسائل درج کئے ھیں۔ جب که ابوالحسن الکرخی کے نظریات کی الجصاص پر گہری چھاپ ہے۔ الجصاص نے جگه جگه اپنے استاد کے قول درج کئے ھیں۔ اگر کوئی شخص ابوالحسن کی آراء کو اکٹھا کر لے تو یقیناً یه ایک تحقیقی کام بن سکتا ہے۔

ابن الندیم کے مطابق الکرخی ایسے عظیم فقیہه تھے که آپ سے اس وقت کے تمام علماء مشورہ لیا کرتے تھے اور وقت کے بےشمار علماء نے آپ سے فیض حاصل کیا۔ آپ نڈر قسم کے انسان تھے اور ۸۱ سال کی عمر میں مفلوج ھوکر اس دارفانی سے رخصت ھوئے۔ (۱۸)

آپ کے حدیث کے اساتذہ میں ابوالعباس الاصم (م ۳۴۶ھ)، ابو عمر غلام ثعلب (م ۳۴۵ھ) الطبرانی (م ۳۶۰ھ) الاصفہانی (م۳۴۶ھ) عبدالباقی بن قانع (م ۳۵۲ھ) قابل ذکر ھیں۔ الجصاص نے عبدالباقی بن قانع پر سب سے زیادہ اعتماد کیا ہے۔ احکام القرآن کے مقدمه میں خطیب بغدادی کا بیان ہے که ,,وروی الحدیث عن عبدالباقی بن قانع و اکثر عنه فی احکام القرآن،، ـــــ (مقدمه الجزء الاول)۔ ڈاکٹر سعیداللہ قاضی اپنی کتاب ,,الفصول فی الاصول،،

(ابواب الاجتہاد و القیاس) کے صفحہ نمبر ۳۸ پر رقمطراز ہیں کہ مشہور محدث دارالقطنی نے بھی عبدالباقی سے احادیث روایت کی ہیں اور ساتھ ہی یہ کہا ہے کہ عبدالباقی بن قانع سے اکثر غلطیاں سرزد ہوتی تھیں۔

احکام القرآن کی خصوصیات :۔

احکام القرآن فقه و تفسیر اسلامی کی کتب میں بڑی اہمیت کی حامل ہے۔ فقه حنفی میں یه کتاب ایک ,,اصل،، کی حیثیت رکھتی ہے۔ یہی وجه ہے کہ جصاص کی یه کتاب آج تک علماء میں مقبول و متداول ہے۔ جو بات محمد میاں صدیقی صاحب نے ,,کتاب الهدایه،، کے بارے میں لکھی ہے۔ وہ ابوبکر الجصاص کی احکام القرآن پر بھی منطبق ہوتی ہے۔ انہی الفاظ کو ہم یہاں دوبارہ لکھنے کی جسارت کرتے ہیں۔ ,,علوم و فنون کی تاریخ میں یه بات کم دیکھنے میں آئی ہے کہ وقت گذرنے کے ساتھ ساتھ کسی کتاب کی اہمیت و افادیت میں اضافه ہوتا رہے۔ عام طور پر یه ہوتا ہے کہ اچھی سے اچھی کتاب کی بھی ایک مدت ہوتی ہے۔ ایک خاص وقت اور مدت گذرنے کے بعد کتاب کی اہمیت و افادیت کم ہو جاتی ہے۔ لیکن هدایه کی صورت حال بالکل مختلف ہے۔ یه کتاب چھٹی صدی هجری میں لکھی گئی اور اب آٹھ صدیوں کی طویل مدت گذرنے کے بعد نه اس کی اہمیت میں کوئی کمی آئی نه لوگ اس کی ضرورت سے بے نیاز ہوئے۔ بلکه گذشته نصف صدی میں اس کی ضرورت میں اضافه ہوا ہے۔ ,,احکام القرآن چوتھی صدی هجری میں تحریر کی گئی اور اب ایک هزار سال کی مدت گذر گئی ہے۔ مگر اس کی مقبولیت میں روز بروز اضافه ہو رہا ہے۔ اس کا ثبوت ہم اوپر درج کر چکے ہیں کہ جصاص پر جتنا کام اس آخری نصف صدی میں ہوا، اتنا کبھی نہیں ہوا۔

احکام القرآن کی یہ خصوصیت قابل ذکر ہے کہ یہ کتاب شروع سے لے کر آخر تک ایک ھی طرز اور اسلوب کی حامل ہے۔ چنانچہ قاری کے لئے ایک تسلسل برقرار رھتا ہے۔ جوں ھی وہ اس کتاب کے مطالعہ کو شروع کرتا ہے۔ اسے الجصاص کے طرز تخاطب سے دلچسپی پیدا ھونی شروع ھو جاتی ہے۔ تاھم یہ ذکر بھی ضروری ہے کہ احکام القرآن کا مطالعہ کرنا اتنا آسان بھی نہیں ہے جس کی وجہ الجصاص کی خاص استعمال کردہ اصطلاحات ھیں ۔ جو شخص ان سے واقف ھو جاتا ہے پھر اس کے لئے الجصاص کے دلائل کو سمجھنا آسان ھو جاتا ہے ۔ مثلاً الجصاص اس کتاب میں ,,بدیا،، کا لفظ استعمال کرتے ھیں جو اس بات کی نشاندھی کرتا ہے کہ الجصاص ابھی یہ بات کہہ کر آگے بڑھتے ھیں ۔ یعنی وہ دلیل جس کا ابھی ذکر ھوا ہے۔ یہاں یہ ضروری معلوم ھوتا ہے کہ چند ضروری اصطلاحات کا تعارف کرا دیا جائے ۔ تاکہ قاری کو احکام القرآن کا مطالعہ کرتے وقت کوئی دقت پیش نہ آئے ۔ جہاں پر لفظ ,,قال،، کے الفاظ ملتے ھیں۔ اس سے اکثر الجصاص اپنے استاد ابوالحسن الکرخی کے نظریات کو بیان کرتے ھیں اور جونہی وہ اپنی طرف سے کوئی بات کرتے ھیں ۔ وہ ,,قال ابوبکر،، کے الفاظ سے شروع کرتے ھیں ۔ یہ طریقہ کار تقریباً ان کی تمام کتابوں میں رھا ہے ۔ جہاں ,,قال اصحابنا،، کے الفاظ ھوتے ھیں اس سے مراد امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف، امام محمد ابن الحسن الشیبانی، امام الکرخی، امام الطحاوی اور دیگر مشائخ ھوتے ھیں ۔ امام الجصاص کے ھاں دلالۃ النص، اقتضاء النّص اور دیگر اصول فقہ کی اصطلاحات کا استعمال بھی عام ہے ۔ اسی طرح ,,فحوی الخطاب،، جس کا مطلب یہ ھوگا کہ ذیل کی نص یا حکم چند دوسرے احکامات پر بھی مشتمل ہے ۔ جب ,,عندنا،، کا لفظ آئے تو اس سے

مراد احناف لئے جاتے ھیں ۔ جب کسی مسئلہ کی وضاحت ضروری ھو تو ,,قدبینا،، یا ,,الذی قدمنا،، کے الفاظ نظر آتے ھیں ۔

محمد میاں صدیقی نے اپنے مضمون ,,شیخ برہان الدین مرغینانی اور ان کی کتاب الہدایہ میں الکمال پاشا (م ۹۴۰ھ) کے ایک مختصر رسالہ،، طبقات الفقہاء،، سے مجتہدین کے سات طبقے گنوائے ھیں ۔ ان میں تیسرا درجہ مجتہد فی المسائل کا ہے۔ اس درجہ میں ابوبکر الجصاص کا نام نامی موجود نہیں ہے۔ لیکن یہ امر یقینی ہے کہ ان کا نام امام الکرخی اور امام ابوجعفر الطحاوی کے بعد تیسرے درجہ پر ہے۔ کیونکہ الجصاص نے چوتھی صدی ھجری میں حنفی فقہ کی وہ خدمت کی ہے جو رہتی دنیا تک یاد رہے گی ۔ آپ کی کتابوں کو سامنے رکھ کر آنے والے فقہاء نے استنباط کئے ھیں ۔ اور یہ کہنا بھی غلط نہ ھوگا کہ آپ کے علم کو آگے پھیلایا ہے ۔ یہی نہیں موجودہ دور کے مفسرین مثلاً ابوالاعلی مودودی کی تفہیم القرآن اور مولانا محمد شفیع کی معارف القرآن پر نظر ڈالی جائے تو الجصاص کے خیالات کی عملی تفسیر نظر آتی ھیں ۔ لیکن الجصاص کی تصانیف اور پھر بعد میں آنے والے اصحاب کی اگر آراء کو دیکھا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ بعض حضرات جصاص کو ,,مجتہد فی المذہب،، کے درجہ پر دیکھنا چاھتے ھیں (۱۹)

جصاص کی کتب میں جو اھمیت احکام القرآن کو حاصل ھوئی ہے وہ اور کسی کو حاصل نہیں ھو سکی ۔ اس کا ثبوت یہ ہے کہ یہ کتاب الجصاص کی بقیہ کتب میں سب سے پہلے متعارف ھوئی اور بار بار شائع ھوئی ۔ یہ فقہ کی تمام کتابوں کے لئے روشنی کا مینار ہے۔ احکام القرآن میں کسی مسئلہ کو پیش کرتے وقت عموماً ابوبکر الجصاص کا طریقہ یہ رہا ہے کہ آپ قرآنی آیت کو پیش کر کے اس

پر صحابہ کرام اور تابعین اور تبع تابعین کے اقوال درج کرتے ھیں - اس کے بعد آپ اپنے اصحاب کے اقوال درج کرتے ھیں - اسی طرح امام شافعی، امام مالک، امام اوزاعی اور امام ثوری کا نقطہ نظر سامنے لاتے ھیں - یہاں یہ بات بھی ذکر کر دینا ضروری معلوم ھوتا ہے کہ آپ امام احمد بن حنبل کا ذکر نہیں کرتے - شاید آپ ان کو فقہاء کے درجہ میں نہیں لاتے - تاھم اصحاب الحدیث میں اُن کا ذکر ضرور ملتا ہے -

اس کتاب کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ اس میں مختلف مسائل پر ان اصحاب کی آراء ملتی ھیں - جن کی مستقل کتابیں معدوم ھیں - مثلاً ابن شبرمہ، امام الثوری اور امام اوزاعی وغیرہ - جب الجصاص تمام اصحاب کا ذکر کر چکتے ھیں تو اپنا بیان ,,قال ابوبکر،، سے شروع کرتے ھیں - جب اکثر فقہاء ایک رائے کی طرف جھکے ھوئے ھوں تو جصاص فوراً کہتے ھیں ,,قد حصل اتفاق السلف،، اس طریقہ سے آپ یہ ثابت کرنا چاھتے ھیں کہ سلف اِس آیت یا لفظ کے یہی معنی مراد لیتے ھیں - لہذا ان کا قول درست تسلیم کرنا چاھئیے - الجصاص اپنے قول کی تائید میں اشعار بھی پیش کرتے ھیں - دوسرے لفظوں میں ابن جریر الطبری کی طرح کلام عرب سے استشہاد پیش کرتے ھیں - اس سلسلے میں الجصاص منفرد نہیں ھیں - یہ طریقہ کار اکثر مفسرین کا رھا ہے - الجصاص کیونکہ ,,اصولی،، تھے لہذا آپ کے ھاں حقیقت، مجاز، عام، خاص، مطلق، مقید، الناسخ والمنسوخ اور دیگر اصولوں پر بحثیں بکثرت ملتی ھیں -

الجصاص کا طریقہ یہ ہے کہ وہ اپنے مخالفین کو مکالمہ کے انداز میں سمجھانے کی کوشش کرتے ھیں - قیل اور قال سے ان کا مکالمہ دیر تک جاری رھتا ہے - الجصاص اپنے قول کے ثبوت میں احادیث اور

آثار پیش کرتے ھیں ـ آپ مخالفین کے اقوال کو احادیث کی روشنی میں جانچتے ھیں اور مخالفین کی احادیث کو جرح و تعدیل کے پیمانے پر پرکھتے ھیں ـ آپ امام شافعی کے اقوال کی زبردست مخالفت کرتے ھیں ـ ان کے ایک ایک قول کو لے کر واضح کرتے ھیں اور رد پیش کر کے اپنے قول کو ثابت کرتے ھیں ـ اس بات کا اقرار امام فخرالدین رازی نے اپنی کتاب مفاتیح الغیب (التفسیر الکبیر) میں بھی کیا ہے ـ وہ لکھتے ھیں : ,,الجصاص امام شافعی کے سخت مخالف تھے ـ ,,الجصاص امام ابویوسف، امام محمد اور امام زفر کے اقوال بھی درست تسلیم نہیں کرتے ـ جو کہ امام ابوحنیفہ کے حق میں نہ ھوں ـ شاید یہی وجہ ہے کہ بعض ناقدین نے آپ پر مقلد ھونے کا الزام لگایا ہے ـ

ابوبکر الجصاص کی احکام القرآن، قرآن بالقرآن، قرآن بالحدیث کی عملی تفسیر ہے ـ اس بات سے یہ نتیجہ نکالنے میں کوئی دشواری نہیں کہ الجصاص جیسے آئمہ حضرات نے ھی ,,اصول التفسیر،، کے قواعد و ضوابط مقرر کئے ـ جب جصاص کے تمام دلائل ختم ھو جاتے ھیں تو آخری سہارا ,,نظر،، (قیاس) کا ھوتا ہے ـ

احکام القرآن میں ظاھری معنوں سے بھی استدلال کیا گیا ہے ـ مثلاً الجصاص سے سوال کیا گیا کہ اگر کوئی نصرانی ذبیحہ پر اللہ تعالی کا نام لے مگر دلی طور پر وہ مسیح کو ھی اللہ (العیاذباللہ) گردانتا ھو تو کیا اس ذبیحہ کا کھانا جائز ھوگا ـ الجصاص یہ جواب دیتے ھیں کہ ھاں اس ذبیحہ کا کھانا جائز ھوگا ـ کیونکہ انھوں نے ظاھراً اللہ کا نام لیا ہے ـ ھمیں اس سے کوئی غرض نہیں کہ ان کے دل میں کیا ہے ـ اس کے بعد الجصاص ایک حدیث کا حوالہ دیتے ھیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ,,مجھے جہاد کا حکم ملا ہے ـ

جب تک لوگ کلمه ,,لا اله الا الله،، نه کہه دیں ـ پس جب وہ کہه دیں تو انهوں نے اپنے خون اور اموال کو مجهہ سے محفوظ کر لیا ،، ـ الجصـاص مزید کہتے هیں که الله تعالٰی نے همارے نبی محمد صلی الله علیه واله وسلم کو منافقین کے بارے میں آگاہ کیا هـوا تهـا ـ ان کے دلوں میں کچهہ اور هوتا ہے لیکن آپ ان کی ظاهری بات پر یقین لے آتے هیں (۲۰)ـ

ابو بکر الجصاص کا نظریه امامت :

احکام القرآن میں مختلف نظریات پر بحث کی گئی ہے مثلاً امامت کے نظریه پر الجصاص ان الفاظ سے بحث کا آغاز کرتے هیں ـ ,,لغت میں امام سے مـراد هـر وہ شخص ہے جس کی پیروی کی جائے ـ خـواہ حق پر هو یا باطـل پـر ـ لیکن اس آیت میں امام سے مـراد وہ شخص ہے جس کی پیروی لازم هو ـ اس اعتبـار سے امـامت کے اعلٰی مرتبے پر انبیاء هیں ـ پهر راست رو خلفاء پهر صالح عـلماء اور قاضی،،ـ اس کے بعد وہ لکهتے هیں ,,پس کوئی ظالم نه تو نبی هو سکتا ہے اور نه یه جائز ہے که وہ نبی کا خلیفه یا قاضی یا ایسا عہدہ دار هو جس کی بات کا ماننا امور دین میں لازم هو ـ اس آیت کی دلالت سے ثابت هوتا ہے ـ که فاسق کی امامت باطل ہے اور وہ خلیفه نہیں هو سکتا اور اگر وہ اپنے آپ کو اس منصب پر مسلط کر دے تو لوگوں پر اس کا اتباع اور اس کی اطاعت لازم نہیں،، ـ اس تشریح سے غالباً آپ حضرت امیر معاویه کی امامت کو رد کرتے هیں ـ اس کا ثبوت مندرجه ذیل آیت کی تشریح سے بهی هوتا ہے ـ (۲۱) سورہ النـور کی آیت نمبر ۵۵ ,,تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کیئے ان سے الله کا وعدہ ہے که ان کو خلافت کی دولت سے نوازا جائے گا ،، کـی تشریح کے سلسله میں الجصاص رقمطراز هیں: یه آیت چاروں خلفاء کی امامت کے صحیح هونے پر دلالت پیش کرتی ہے ـ کیونکه الله

تعالی نے حسب وعدہ ان کو زمین پر خلیفہ مقرر کیا ۔ لیکن امیر معاویہ اس خلافت میں شامل نہیں ہیں ۔ کیونکہ (جس وقت یہ آیات نازل ہوئیں) اس وقت تک وہ ایمان نہ لائے تھے ۔ (۲۲) اسی طرح سورہ الحجرات کی آیت نمبر۹، ,,اگر ایمان والوں کے دو گروہ آپس میں لڑ پڑیں تو ان میں صلح کرا دو،، کی تفسیر میں الجصاص لکھتے ہیں کہ حضرت علی نے باغی گروہ سے تلوار کے ساتھ مقابلہ کیا اور آپ کے ساتھ کبار صحابہ اور اہل بدر شامل تھے ۔ جن کی قد ر و منزلت معلوم ہے اور جو ظاہر کرتی ہے کہ حضرت علی حق پر تھے اور دوسرے گروہ والے باغی تھے ۔ (۲۳) ۔

نظریہ الحسن والقبح :

یہ بات ڈھکی چھپی نہیں کہ الجصاص معتزلہ عقائد سے متاثر تھے ۔ یہی وجہ ہے کہ اکثر ناقدین آپ کو معتزلی حنفی کہتے ہیں ۔ ہم یہاں ایک مثال پیش کرتے ہیں ۔ جس سے الجصاص پر معتزلہ کا اثر و رسوخ واضح ہو گا ۔ کسی چیز کے اچھے یا برے (الحسن والقبح) ہونے کا اس وقت پتہ چلتا ہے جب کہ شارع (اللہ تعالی یا رسول صلی اللہ علیہ وسلم) نے اس کو اچھا یا برا قرار دیا ہو یا پھر عقل کسی بات کی اچھائی یا برائی کے بارے میں فیصلہ کرے ۔ بہت سے شوافع اور اشعری مکتبہ فکر کے علماء کا خیال ہے کہ کوئی چیز بذات خود اچھی یا بری نہیں ہوتی ۔ جب تک شارع اس کے بارے میں فیصلہ صادر نہ کرے بہت سے معتزلہ کا یہ عقیدہ ہے کہ کسی چیز کی اچھائی یا برائی معلوم کرنا عقل کا کام ہے اور جب کسی چیز کے بارے میں عقل فیصلہ کر دے کہ وہ اچھی یا بری ہے تو اس سلسلے میں اس فرد کو جو اس پر عمل کرتا ہے ثواب یا عذاب ملنا چاہئیے(۲۴) ۔

الجصاص اس میں مزید اضافہ کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اللہ تعالی نے کسی چیز کے کرنے کا حکم نہیں دیا جب کہ وہ اچھی نہ

هو اور کسی چیز سے منع نہیں کیا جب تک وہ بری نہ ہو ۔ اس بات سے وہ یہ نتیجہ نکالنا چاہتے ہیں کہ توحید خالص بذات خود اچھی چیز ہے لہذا اس پر اعتقاد رکھنا ابد الاباد تک لازمی ہے اور اس حکم کو تبدیل نہیں کیا جا سکتا ۔ اسی طرح انصاف کرنا (عدل) ایک اچھی چیز ہے ۔ اب اس کے خلاف حکم نہیں دیا جا سکتا ۔ دوسرے لفظوں میں یہ حکم نہیں دیا جا سکتا کہ اب تک انصاف پر عمل ہوتا رہا ہے اور اب اس پر عمل نہیں ہونا چاہئیے (٢٥) ۔

اس بحث کو الجصاص نے اپنی کتاب ,,الاصول،، میں تفصیل سے بیان کیا ہے ۔ ان کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالی جب کسی چیز کا حکم نافذ کرتے ہیں تو ان کے علم میں پہلے ہی سے ہوتا ہے کہ وہ کچھ عرصہ بعد اس حکم کو بدل دیں گے ۔ یہ کہنا درست نہ ہوگا کہ اللہ تعالی کو اپنے فیصلوں کا علم نہیں ہوتا اور وہ بعد میں اپنے فیصلے منسوخ کر دیتے ہیں ۔ ایسا خیال کرنا نظریہ ,,بدا،، کو قبول کرنے کے مترادف ہے جو الجصاص کے نزدیک یہود اور روافض کا نظریہ ہے ۔

السحر :

الجصاص معتزلہ کی طرح جادو پر بھی یقین نہیں رکھتے تھے ۔ انہوں نے اپنی کتاب احکام القرآن میں بےشمار مثالیں پیش کی ہیں ۔ جو اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ جادو کا مسئلہ اہمیت کا حامل نہیں ہے ۔ ان کا کہنا ہے کہ ,,جادو گر کسی آدمی کو گدھے یا گدھے کو آدمی کی شکل میں تبدیل نہیں کر سکتے ۔ ابوبکر الجصاص اس حدیث کو صحیح قرار نہیں دیتے ۔ جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کئیے جانے کا ذکر ہے ۔ آپ کہتے ہیں کہ یہ حدیث موضوع ہے ۔ (٢٦)

نظریہ نسخ :

یوں تو احکام القرآن پورے قرآن کے احکامات کا تفصیل سے ذکر کرتی ہے لیکن الجصاص بنیادی طور پر اصولی تھے اس لئے ان کے پیش کردہ اصولوں میں سے نظریہ نسخ کا مختصر تعارف ضروری ہے۔ مصطفیٰ زید جو کہ موجودہ دور کے مصری سکالر ھیں ، اپنی کتاب ,,الناسخ والمنسوخ،، میں لکھتے ھیں کہ ,,الجصاص نے جو نسخ کی تعریف کی ہے وہ پانچ صدیوں تک تسلیم کی جاتی رھی ہے۔ ،، (۲۷)

ابوبکر الجصاص نے یہ ثابت کیا ہے کہ شریعت اسلامیہ میں نسخ واقع ھوا ہے۔ آپ نے ابومسلم الاصفہانی کا نام لئے بغیر ,,احکام القرآن،، میں ان پر سخت تنقید کی ہے۔ انھوں نے خبردار کیا ہے کہ نسخ کو تسلیم نہ کرنے والے مسلمانوں کے طرز عمل سے دور چلے گئے ھیں ۔ یہی عقیدہ النحاس کا ہے جنھوں نے اس کا ذکر اپنی کتاب الناسخ و المنسوخ کے مقدمہ میں کیا ہے۔ آپ نے امام شافعی کے نظریہ نسخ کی بھی مخالفت کی ہے۔ امام شافعی کا نظریہ یہ ہے کہ صرف قرآنی احکام، قرآنی احکام کو منسوخ کر سکتے ھیں ۔ اور صرف سنت کے احکام سنت کے احکام کو منسوخ کر سکتے ھیں ۔ نہ قرآن، سنت کو منسوخ کر سکتا ہے۔ اور نہ ھی سنت قرآن کو منسوخ کر سکتی ہے۔ امام الجصاص نے اسی نظریہ کی مخالفت میں اپنا پورا زور لگا دیا ہے۔ انھوں نے بےشمار مثالیں پیش کی ھیں جن میں یہ واضح کیا ہے کہ قرآن اور حدیث ایک دوسرے کو منسوخ کر سکتے ھیں ۔ سنت کے قرآن سے منسوخ ھونے کی وہ یہ مثال پیش کرتے ھیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ سے مدینہ ھجرت کر گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ یروشلم (بیت المقدس) کی طرف منہ کر کے نماز پڑھا کرتے تھے ۔ لیکن ۱۶ مہینوں کے بعد اللہ تعالی نے آپ کو مکہ (خانہ کعبہ) کی طرف منہ کرنے کا حکم دیا ۔ یہ الجصاص

کے نزدیک نسخ السنہ بالقرآن کی بہترین مثال ہے۔ قرآن کے سنت سے منسوخ ہونے کی بھی ان کے پاس بہت مثالیں ہیں۔ مگر ان میں سورہ النساء کی آیت ۱۵ اور ۱٦ کا عبادہ بن الصامت کی حدیث سے منسوخ ہونا ہے۔ (۲۸)

اس موضوع پر الجصاص کو گہری دلچسپی تھی۔ آپ نے نہ صرف احکام القرآن میں اس اصول کو واضح کر کے لکھا ہے۔ بلکہ ,,اصول الفقہ،، میں اس پر تفصیلی ابواب تحریر کئے ہیں۔

الجصاص سے قبل ,,اصول الفقہ،، پر کوئی تفصیلی کتاب نہیں ملتی۔ اس لئے ہم جصاص کو ,,اصول الفقہ،، کا بانی قرار دیتے ہیں۔

ماخذ قوانین اسلامی :۔

بطور اصولی ان کے ہاں بھی اسلامی قانون کے چار بنیادی ماخذ ہیں۔ قرآن، حدیث، اجماع اور قیاس۔ ابوبکر الجصاص نے ان ماخذوں پر تفصیل سے بحث کی ہے۔ ان کے نزدیک صحابہ اور تابعین نے اپنے ادوار میں قیاس کے استعمال کی اجازت دی۔ خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دور کے بےشمار واقعات کا انہوں نے ذکر کیا ہے۔ جس سے نظریہ قیاس کی تائید ہوتی ہے۔ الجصاص کے خیال میں ان دنوں کوئی بھی ایسا آدمی سامنے نہیں آیا جس نے قیاس کی مخالفت کی ہو۔ لیکن بعد میں ایسے اشخاص سامنے آئے جو فقہ اور اس کے اصولوں سے واقف نہ تھے اور نہ ھی وہ سلف کے طریقوں سے باخبر تھے۔ لہذا انہوں نے جہالت میں قیاس کی مخالفت کرنا شروع کر دی۔ مخالفین میں سے سب سے پہلے وہ ابراهیم کا نام لیتے ہیں جو قیاس کی وجہ سے صحابہ پر بھی طعن و تشنیع کا کام لیتا تھا۔ ابوبکر الجصاص آگے چل کر لکھتے ہیں کہ بعد میں ایسے لوگ پیدا ہوئے جنھوں نے اگرچہ صحابہ کو تو مطعون نہیں کیا لیکن اصول قیاس کی بڑی شد و مد سے مخالفت کی۔

الجصاص خالص طریقه سلف پر چلنے والے انسان تھے ۔ آپ نے بےشمار قرآنی آیات ، احادیث اور آثار سے اس بات کو ثابت کیا که قیاس بطور اسلامی قانون کے ماخذ کے تسلیم کرنا ہو گا ۔ اس سلسلے میں یه بات قابل ذکر ہے که الجصاص اکثر جگہوں پر قیاس اور اجتہاد کو ایک دوسرے کے مترادف سمجھتے ہیں اور اسی چیز کو بعض جگه ,,غالب ظن،، سے تعبیر کرتے ہیں ۔ الجصاص کے نزدیک حضرت ابوبکر صدیق رضی الله تعالی عنه کی امامت بھی اجتہاد کے ذریعه عمل میں آئی تھی ۔ (۲۹)

ان نظریات سے واضح ہوتا ہے که الجصاص نه صرف قرآنی احکام پر عبور رکھتے تھے بلکه اپنے دور کے مجتہد تھے ۔ وہ اصول الفقه کے بانی مبانی تھے ۔ ان کی احکام القرآن مختلف علوم کا سر چشمه ہے۔ یه کتاب عقائد دین کی بنیادیں فراہم کرتی ہے۔ اس کتاب میں ایک خالص اسلامی رنگ چھلکتا ہے۔ یه کتاب مکالمه کے انداز میں قاری کے سامنے کسی بھی مسئله کو حقیقی صورت میں پیش کرتی ہے۔ مختلف حنفی مسائل کی صحیح ترجمانی کا حق ادا کرتی ہے۔ السرخسی کی المبسوط، ابوحسین احمد بن محمد البغدادی کی مختصر القدوری اور المرغینانی کی الهدایة کا یه کتاب ماخذ ہے۔

حواله جات و حواشی

۱ ۔ دهخدا، لغت نامه ، تهران ، ۱۳۱۵هـ ص ۳۷۸ ۔

۲ ۔ الجصاص، ابوبکر احمد بن علی، احکام القرآن، (۳ جلدیں) قاهره، ۱۳۴۷هـ مقدمه ۔

۳ ۔ کحاله، عمر رضا، معجم المولفین (۱۵ جلدیں) دمشق ۔ ۱۹۵۷، ج ۲ ، ص ۷۰

۴ ۔ بغدادی ، احمد بن علی الخطیب ، تاریخ بغداد: (۱۴ جلدیں) تاریخ درج نہیں، ج ۴ ص ۳۱۴۔

۵ ۔ السمعانی ، کتاب الانساب، (٦ جلدیں) حیدر آباد، ۱۳۲۲هـ ج ۱ ، ص ۸۴ ۔

٦ ـ ابن قطلوبغا ، تاج التراجم فی الطبقات الحنفیه، بغداد ـ ص ٦ ـ

۷ـ الکرخی کا شمار بھی مصنفین ,,اصول الفقه،، میں ھوتا ہے ـ

٨ ـ انسائیکلو پیڈیا آف اسلام (نیا ایڈیشن) لندن، ١٩٢۷، ١۷٠، ص ٩٨٦ ـ

٩ ـ الجصاص ـ احکام القرآن، مقدمه ـ

١٠ ـ انسائیکلوپیڈیا آف اسلام ـ ج ١ ، ص ٩٨٦ ـ

١١ ـ اصول الجصاص ، ٢٣ ، ـ

١٢ ـ بغدادی، تاریخ بغداد ، ج ۴، ص ٣١٦ ـ

١٣ ـ حاجی خلیفه، مصطفی بن عبدالله، کشف الظنون ,,تحت عنوان، الجامع الکبیر،، ـ

١۴ ـ ابن الندیم ، الفهرست (لندن، ١٩۷٠) ج ١ ، ص ١١ ـ

١٥ ـ Sezgin, Geschichte Des Arabischen Schifttums, (5 Vols) Lc iden, 1387/1967, Vol. 1, P. 624.

١٦ ـ حاجی خلیفه ، کشف الظنون ، ج ١ ص ٥٥ ـ

١۷ ـ سید فؤاد فهرس مخطوطات ، طبع مصر، ١٣۴۷هـ ج ١ ، ص ٢٦٣ ـ

١٨ ـ ابن الندیم ، الفهرست ، ص ٥١۴ ـ

١٩ ـ الجصاص، احکام القرآن، ج ١، مقدمه ـ حاشیه ـ

٢٠ ـ الجصاص، احکام القرآن، ج ١ ، ص ١٢٦ ـ

٢١ ـ الجصاص، احکام القرآن ـ ج ١، ص ٩۷ ، المطبعه البهیه، مصر،١٣٢۷هـ ـ مزید دیکھیں ابوالاعلی مودودی ، خلافت و ملوکیت، ص ٣٩ ، حاشیه، طبع لاهور ١٩٨٢ء ـ

٢٢ ـ الجصاص، احکام القرآن، ج ٣ ، ص ٣۷٩ .

٢٣ ـ الجصاص، احکام القرآن ، ج ٣ ، ص ۴٠٠ ـ

٢۴ ـ الدوالیبی، محمد معروف ، المدخل فی علم اصول الفقه، بیروت، ١٣٨٥هـ/١٩٦٥ ص ١١ ـ

٢٥ ـ الجصاص ـ اصول الفقه ـ ١٢١ ـ

٢٦ ـ الجصاص، احکام القرآن ، ج ١، ص ۴١ ـ

٢۷ ـ مصطفی زید ، کتاب الناسخ والمنسوخ ، (٢ جلدیں) مصر، ج ١ ، ص ٥٩ ـ

٢٨ ـ احکام القرآن میں مذکوره آیات کے تحت یه بحث درج ہے ـ اکثر حنفی علماء نسخ القرآن بالسنه کے قائل هیں ـ امام غزالی نے بھی اس نظریه کی تائید میں دلائل پیش کئے هیں ـ (المستصفی ص ١٠٦)

٢٩ ـ سعید الله قاضی، ابواب الاجتهاد والقیاس، ص ٦٦ ـ